

# از عدالتِ اعظمیٰ

مہاراجا دھیراجاسر کا مشور سنگھ

بنام

آمدنی ٹیکس، بہار اور اورسیا کے کمشنر۔

(ایس کے داس اور جے سی شاہ، جے جے۔)

ٹیکس سے انکم ٹیکس کی چھوٹ۔ ٹرسٹ کی جائیدادوں سے زرعی آمدنی۔ ٹرسٹی کا معاوضہ اس طرح کی آمدنی کا ایک فیصد اور ٹرسٹ ڈیڈ۔ معاوضے پر منحصر ہے، چاہے زرعی آمدنی۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (1922 کا 11)، (1)، 4، (3) (viii)۔

اپیل کنندہ نے کچھ مندروں اور ٹھا کر باریوں کی دیکھ بھال کے لیے اپنی کچھ زمینوں کو آباد کرنے کے لیے ٹرسٹ کے ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا۔ اسے اداروں کا ٹرسٹی بننا تھا اور ٹرسٹی کے معاوضے کے طور پر ان زمینوں کی خالص آمدنی کا 15 فیصد حاصل کرنا تھا۔ انکم ٹیکس حکام کے سامنے اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ بطور ٹرسٹی ٹرسٹ کی زرعی جائیدادوں سے حاصل ہونے والی آمدنی اس کے ہاتھ میں زرعی آمدنی تھی اور اس کی وجہ سے تھی۔ 4 (3) (viii) انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922، ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ ہے، معاوضے جو ٹرسٹ کے دستاویز میں موجود عہد نامے کے ذریعے اسے موصول ہوا تھا، اس سیکشن کے تحت بھی مستثنیٰ تھا کیونکہ جب اس نے زرعی زمینوں کے کرایے یا محصول کا ایک حصہ اپنے معاوضے کے لیے مختص کیا تو آمدنی کی اصل نوعیت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ قرار دیا گیا کہ اس حق کا منبع جس میں ٹرسٹ کی خالص آمدنی کا ایک حصہ اپیل کنندہ کو اپنے معاوضے کے طور پر مختص کرنا تھا، زرعی زمینوں کا کرایہ یا

محصول وصول کرنے کے حق میں نہیں تھا، بلکہ ٹرسٹ کے انتظام کے لیے معاوضے کو حاصل کرنے کے معاہدے میں شامل تھا، اور معاوضے کے طور پر مختص آمدنی کی نوعیت اس کردار سے ملتی جلتی نہیں تھی جس میں اسے ٹرسٹی کے طور پر اپیل کنندہ نے وصول کیا تھا۔ نچنجا، جس جائیداد سے آمدنی

حاصل کی گئی تھی اس میں قانونی یا فائدہ مند عنوان کے تحت زرعی زمینوں کے کرایے یا محصول کے طور پر معاوضہ موصول نہ ہونا، اس کے معنی میں زرعی آمدنی نہیں تھی۔ 2 (1) ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922، اور اس کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ نہیں تھا۔ 4 (3) (viii) ایکٹ کا۔

نواب حبیب اللہ بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، بنگال، (1943) ایل آر 70-آئی اے 14 اور پریمیئر کنسٹرکشن کمپنی۔ لمیٹڈ ویکيوم مشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی سٹی، (1948) ایل آر 75 آئی اے 246، پراختصار کیا۔

کمشنر انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ بمقابلہ کمشنر سنگھ، (1935) ایل آر 62 آئی اے 215، ممتاز۔  
2 ایس سی آر سپریم کورٹ کی رپورٹیں

75

شہری اپیل کا عدالتی فیصلہ: سول اپیل 1960 نمبر 1958357 کا۔ مہاراجادھی راجا نے پٹنہ ہائی کورٹ کے 24 اپریل 1957 کے فیصلے اور حکم نامے کے خلاف اپیل کی۔ 1955 کا عدالتی سنگھ کیس نمبر 57-وی۔

کمشنر

اے وی وشونا تھ شاستری اور آئی این شراف، انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ کے لیے  
اپیل کنندہ۔

مدعا علیہ کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور آرتھ دھبر۔

25. 1960 اکتوبر۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ ہے۔ اپیل کنندہ نے ٹرسٹ کے ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا جس میں شیڈول "اے" میں بیان کردہ کچھ زمینوں اور شیڈول "سی" میں بیان کردہ زمینوں کے کرایوں کو 1 کے لیے کچھ مندروں اور ٹھا کر باریوں کی دیکھ بھال کے لیے طے کیا گیا تھا۔ ٹرسٹ کے دستاویز کی مادی شرائط یہ ہیں: سی ایل۔ 6: "اور جب کہ اعلان کنندہ یہ محسوس کرتا ہے کہ ایک اعلامیہ اعتماد بنایا جانا چاہیے جس کے تحت راج جائیدادوں کے ایک حصے کی آمدنی کو مختص کیا جاسکتا ہے اور خاص طور پر مذکورہ اداروں کی دیکھ بھال کے لیے وقف کیا جاسکتا ہے اور یہ بھی کہ اعلان کنندہ خود کو اس وقت تک مذکورہ اداروں اور جائیدادوں کے قانونی ٹرسٹی کے طور پر مان سکتا ہے اور دوسروں کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے جس کی آمدنی سے انہوں نے کہا کہ دیکھ بھال کی جارہی ہے اور فراہم کی جائے گی۔

شاہ ہے۔

سی ایل۔ 7- "اعلان کنندہ اس کا اعلان کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ مذہبی \* کو برقرار رکھنے کے لیے مقاصد کے لیے ٹرسٹ میں شیڈول "اے" میں اس کے دامن میں تفصیلی جائیدادوں کا مالک ہے اور رکھے گا۔ ادارے۔ شیڈول "بی" میں مزید مکمل طور پر بیان کیا گیا ہے جو یہاں منسلک ہے۔

سی ایل۔ 8: "اعلامیہ مزید اعلان کرتا ہے کہ تمام زمینوں میں جو اب شیڈول "سی" میں بکشت یا مالک کی نجی زمینوں کے طور پر مذکورہ بالا جائیدادوں میں اس کے پاس ہیں جو اعلامیہ کی براہ راست خاص کاشت میں ہیں، اب سے اس کی کرایہ دار زمینیں ہوں گی یا رہیں گی جس کے لیے اعلامیہ ایسی زمینوں کے خلاف درج کرایہ ادا کرے گا، سالانہ طور پر "ٹرسٹی کو مذکورہ اداروں کے استعمال اور فائدے اور ان میں اعلامیہ کے حقوق کے لیے" اے ایم ای 76

سپریم کورٹ کی رپورٹیں 1961

وہ بہار کرایہ داری قانون کے تحت ریایت کے ہوں گے۔ "انتظام کے اخراجات فراہم کرنے کے بعد" شیڈول اے میں بیان کردہ تمام زمینوں کی خالص آمدنی اور اس پر قابل ادا ٹیکس کا تخمینہ 25,000 کروڑ روپے تھا۔ 1,81,717 اور جائیدادوں کا خالص کرایہ، شیڈول "سی" میں مقرر کردہ تخمینہ روپے تھا۔ 10, 208 بہار اور اڑیسہ اور شاہ جے کے ٹرسٹی کے معاوضے کے طور پر 15 فیصد کٹوانے کے بعد ان دور قوم کے مجموعے میں سے، آمدنی کا بقایا تخمینہ 20,000 کروڑ روپے تھا۔ 0-4-1,63,136 کو ٹرسٹ کے مقاصد کے لیے استعمال کیا جانا تھا۔

ٹیکس دہندہ کی آمدنی میں جو آمدنی سے متعین ہوتی ہے۔ تشخیص سال 1950-51 کے لیے ٹیکس افسر، روپے۔ ٹرسٹ کی غیر زرعی جائیدادوں سے ہونے والی آمدنی کے طور پر 6,000 شامل کیے گئے تھے۔ انکم ٹیکس افسر کے خیال میں ٹرسٹ عوامی مذہبی ٹرسٹ نہیں تھا اور زراعت کے لیے استعمال نہ ہونے والی جائیدادوں سے حاصل ہونے والی آمدنی اپیل کنندہ کے ہاتھوں ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں تھی۔ تشخیص کے حکم کے خلاف اپیل میں، ایپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر نے فیصلہ دیا کہ ٹرسٹ کی جائیدادوں سے اپیل کنندہ کے ہاتھ آنے والی آمدنی اپیل کنندہ کی نجی آمدنی کے طور پر ٹیکس کے قابل نہیں تھی، لیکن اس کے خیال میں، معاوضے کی رقم 5 لاکھ روپے تھی۔ ٹرسٹ کی جائیدادوں کی خالص آمدنی پر 15 فیصد کی شرح سے 21,274 کا حساب لگایا گیا جس سال اپیل کنندہ کے ہاتھ میں زرعی آمدنی نہ ہونے کی وجہ سے ٹیکس عائد کیا جانا واجب تھا۔ انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل، پٹنہ، پٹنہ، پٹنہ میں اپیل میں، ایپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کی طرف سے منظور کردہ حکم کی تصدیق کی گئی جہاں تک یہ اپیل کنندہ کو موصول ہونے والے معاوضے سے متعلق ہے۔ اس کے بعد پٹنہ میں ہائی کورٹ آف جوڈیکچر نے اپیل کنندہ کے کہنے پر انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل کو حکم میں بیان کردہ پانچ سوالات پر کیس کا بیان پیش کرنے کی ہدایت کی۔ پانچوں سوال (جو اس اپیل میں واحد سوالیہ مواد ہے) مندرجہ ذیل تھا:

چاہے، حقائق اور کیس کے حالات میں، روپے کی رقم۔ 21, 274 ٹرسٹ کی جائیدادوں کے

شہیت کے کردار میں ٹیکس دہندہ کو ادا کی جانے والی رقم ہونے کے ناطے اسے اس بنیاد پر ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جانا چاہیے تھا کہ یہ زرعی آمدنی ہے؟

ہائی کورٹ نے ٹریبونل سے اتفاق کیا کہ 1960 کا معاوضہ اپیل کنندہ کو ایک معاہدے کے تحت موصول ہوا تھا، اور یہ زرعی آمدنی نہیں تھی، صرف اس وجہ سے کہ سنگھ میں پیسے کا ذریعہ زرعی تھا۔ ہائی کورٹ نے اس کے مطابق "ٹیکس دہندہ کے خلاف" پانچویں سوال کا جواب دیا۔ یہ اپیل گزار کی طرف سے درج ذیل اجازت کے ساتھ دائر کی گئی ہے۔ 66 انکم ٹیکس کا اے (2)، ہائی کورٹ کی طرف سے عطا کردہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ اس سوال تک محدود ہے کہ آیا اپیل کنندہ کی طرف سے شاہ جے کو ٹرسٹ کی جائیداد سے اس کے کردار میں شہیت کے طور پر موصول ہونے والی رقم کو انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ تھا۔

"زرعی آمدنی" کی تعریف کا مادی حصہ۔ 2(1) یہ اس طرح ہے:  
زرعی آمدنی کا مطلب ہے

(ا) زمین سے حاصل ہونے والا کوئی کرایہ یا محصول جو زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے اور یا تو قابل ٹیکس علاقوں میں زمینی محصول کے لیے اس کا تخمینہ لگایا جاتا ہے یا حکومت کے افسران کے ذریعے اس طرح کی مقامی شرح کے تحت اس کا تخمینہ لگایا جاتا ہے اور جمع کیا جاتا ہے۔

(ب)۔ سی ایل کے تحت آنے والی زرعی آمدنی۔ (ا) ظاہر طور پر زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی زمین سے حاصل ہونے والے کرایہ یا محصول کے طور پر وصول کیا جانا چاہیے۔ ٹرسٹی کے طور پر اپیل کنندہ کے ذریعہ ٹرسٹ کی زرعی جائیدادوں سے موصول ہونے والی آمدنی بلاشبہ اس کے ہاتھ میں زرعی آمدنی تھی اور یہ 8 کی وجہ سے تھی۔ 4(3)(viii) ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ

داری سے مستثنیٰ۔ اپیل کنندہ کا دعویٰ ہے کہ معاوضہ جو معاہدے کے ذریعے ٹرسٹ کے دستاویز میں موجود ہے اسے بھی اس کے تحت مستثنیٰ ہے۔ 4(3)(viii) کیونکہ جب اس نے زرعی زمینوں کے کرایے یا محصول کا ایک حصہ اپنے معاوضے کے لیے مختص کیا تو آمدنی کی اصل نوعیت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

اپیل کنندہ کا ان زمینوں میں کوئی فائدہ مند مفاد نہیں ہے جو ٹرسٹ کا موضوع ہیں: نہ ہی اسے ٹرسٹ کے تحت جائیدادوں کی آمدنی یا اس کے کسی حصے کو اس آمدنی میں کسی فائدہ مند سود کے بدلے حاصل کرنے اور اپنے لیے استعمال کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ حق کا منبع جس میں ٹرسٹ کی خالص آمدنی کا ایک حصہ اپیل کنندہ کے ذریعے مختص کیا جانا ہے کیونکہ اس کا معاوضہ حق میں نہیں ہے 78

1960 زرعی زمینوں کا کرایہ یا محصول وصول کرنا، لیکن اپیل کنندہ کے ذریعے مختص کردہ سنگھ ٹرسٹ کی ٹرسٹ آمدنی کے انتظام کے لیے معاوضہ وصول کرنے کے دستاویز میں عہد نامے پر منحصر ہے کیونکہ معاوضہ اسے کرایہ یا زمین کے محصولات کے طور پر موصول نہیں ہوتا ہے۔ واجب الادا انکم ٹیکس کے معاوضے کے طور پر مختص آمدنی کی خصوصیت پھر بھی اسی نوعیت کی نہیں ہے جس میں اسے ٹرسٹی کے طور پر اپیل کنندہ نے وصول کیا تھا۔ اس لیے آمدنی کے منبع اور کردار دونوں میں تب تبدیلی آتی ہے جب ٹرسٹ کی آمدنی کا ایک حصہ اپیل کنندہ اپنے معاوضے کے طور پر مختص کرتا ہے، اور یہ اس بات کے باوجود ہے کہ معاوضے کا حساب آمدنی کے فیصد کے طور پر کیا جاتا ہے، جس کا کافی حصہ زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی زمینوں سے حاصل ہوتا ہے۔ معاوضہ جو کسی عنوان کے تحت زرعی زمینوں کے کرایے یا محصول کے طور پر موصول نہیں ہوتا ہے، اس

جائیداد میں قانونی یا فائدہ مند ہے جس سے آمدنی حاصل ہوتی ہے، یہ آمدنی 8 کے تحت مستثنیٰ نہیں ہے۔ 4(3)(VIII)۔ ہم مختصر طور پر ان حکام کا حوالہ دے سکتے ہیں جو "زرعی آمدنی" کے معنی کی وضاحت کرتے ہیں۔ 2(1) انکم ٹیکس ایکٹ۔ نواب حبیب اللہ بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، بنگال (1) میں، پریوی کونسل نے فیصلہ دیا کہ وکف اسٹیٹ کے متوالی کو موصول ہونے والا معاوضہ، نہ کہ جائیدادوں یا اثاثوں کی نوعیت پر منحصر ہے جو وکف کو تشکیل دیتے ہیں اور نہ ہی وکف اسٹیٹ سے حاصل ہونے والی آمدنی کی رقم، زرعی آمدنی کے معنی میں نہیں ہے۔ 2(1) ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت اگرچہ وکف اسٹیٹ سے حاصل ہونے والی آمدنی زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی جائیدادوں سے ہوتی ہے۔

پری میئر کنسٹرکشن کمپنی لمیٹڈ v. انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی سٹی (2)، پریوی کونسل کی طرف سے یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ زرعی آمدنی کی تعریف کے تحت آنے والے کردار کی تشخیص شدہ آمدنی زرعی آمدنی کی نوعیت کو اس ماخذ کی وجہ سے نہیں مانتی ہے جس سے یہ حاصل ہوتی ہے، یا جس طریقے سے اس کا حساب لگایا جاتا ہے۔ لیکن اگر موصولہ آمدنی اس کے اندر آتی ہے

(1) (1943) ایل آر 70 آئی اے 14۔

(2) (1948) ایل آر 75 آئی اے 246۔

2 ایس سی آر سپریم کورٹ کی رپورٹیں

79

زرعی آمدنی کی تعریف، یہ مستثنیٰ کماتا ہے

1960

اس صورت میں، ایک کمپنی کے نیجنگ سرکام مشور ایجنٹ کو سنگھ کو دی جانے والی خدمات پر غور کرتے

ہوئے قابل ادائیگی اجرت کم از کم سالانہ تنخواہ 5 لاکھ روپے تھی۔ 10,000 V قابل ادائیگی اس بات سے قطع نظر کہ کمپنی نے کمشنر کو کوئی منافع دیا ہے؛ لیکن اگر انکم ٹیکس کی طرف سے کیے گئے منافع کا 10 فیصد، بہار اور اڑیسہ کمپنی 10,000 روپے سے تجاوز کر گئی۔ 10,000 ایجنٹ کو اضافی معاوضہ ملنا تھا جو کمپنی کے منافع پر فیصد شاہ جے کے طور پر شمار کیا گیا تھا بغیر اس بات کی پرواہ کیے کہ وہ منافع کس منبع سے حاصل ہوئے تھے۔ کمپنی کی آمدنی کے ذرائع میں سے ایک زرعی آمدنی تھی۔ پریوی کونسل کی طرف سے یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ ٹیکس دہندہ کو کوئی زرعی آمدنی نہیں ملتی ہے جیسا کہ ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے: اس نے ذاتی خدمت کے معاہدے کے تحت معاوضہ حاصل کیا جس کا حساب آجر کی طرف سے حاصل کردہ پیشہ ورانہ فنڈ کی رقم پر لگایا جاتا ہے۔ کمشنر انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ بمقابلہ کا مشور سنگھ (1) میں، ایک مارٹ گئی کی طرف سے موصول ہونے والی آمدنی جو اس کے پاس گروی رکھی گئی جائیدادوں کے قبضے میں گئی تھی، کو زرعی آمدنی قرار دیا گیا تھا؛ لیکن اس کی وجہ یہ تھی کہ گروی کے دستاویز کے تحت، گروی رکھنے والے کو جائیدادوں کا قبضہ ہونا تھا اور مٹی کے کاشنکاروں کے سلسلے میں، وہ زمیندار کے عہدے پر کھڑا تھا جو براہ راست ان کے ساتھ معاملہ کرتا تھا اور کرایہ وصول کرتا تھا۔ رہن دار کو سرکاری محصول، سیس اور ٹیکس ادا کرنا پڑتا تھا اور اس کا نام لینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں درج تھا۔ وہ اکیلے ہی کرایہ کے لیے مقدمہ کرنے کے قابل تھا، چاہے وہ موجودہ ہو یا بقایا، توسیع کے لیے یا اخراج کے لیے مقدمہ کرنے کے قابل تھا اور تمام جائیدادوں میں ریہات اور کرایہ داروں کے ساتھ زمینوں کا تصفیہ کرنے کے قابل تھا، درحقیقت، وہ ایسی تمام کارروائیاں کرنے کی پوزیشن میں تھا جو گروی رکھنے والا عام طور پر لے سکتا اگر لیز پردی گئی اور گروی رکھی ہوئی زمین گروی رکھنے والے کے قبضے میں رہتی۔ رہن دار کو آمدنی حاصل ہوئی، اس کی قانونی ملکیت کی وجہ سے اور اگرچہ رہن دستاویز کے عہد نامے کے تحت، اسے اپنے واجبات کے لیے آمدنی کو بروئے کار لانے کی ضرورت تھی، اس کے ہاتھ میں آمدنی زرعی آمدنی نہیں رہی۔ کا مشور سنگھ کے معاملے (1) میں عدالت سے کہا گیا کہ وہ (1)



(1935) ایل آر 62 آئی اے 215 پر غور کرے۔

جو بھی کردار میں ٹیکس دہندہ اسے حاصل کرتا ہے۔

80)

سپریم کورٹ کی رپورٹیں [1961]

1960 رہن دار کی طرف سے بنیادی رسید کی نوعیت اور رہن کے دستاویز کے عہد نامہ مہاراجا دھیراج چیونٹی کے تحت کی گئی تخصیص کی نہیں۔ سرکا مشور سنگھ کے بی سید محمد عیسیٰ اور ایک اور بمقابلہ انکم ٹیکس، وسطی اور متحدہ صوبے کے مشنری کمشنر سیز (1) میں، ٹیکس دہندہ انکم ٹیکس کے تحت مقرر کردہ متوالی تھا، دو اعمال۔ دونوں معاہدوں کے تحت، اسے بہار اور اڑیسہ کی زرعی اور غیر زرعی آمدنی حاصل کرنی تھی اور شاہ جے کو ٹرسٹ کے مقاصد کے لیے استعمال کرنا تھا۔ ٹرسٹ کے دو معاہدوں میں سے ایک کے تحت، متوالی کو اپنے ذاتی اخراجات کے لیے اور دوسرے میں اپنی خدمات کے بدلے توازن برقرار رکھنا تھا۔ الہ آباد ہائی کورٹ کی طرف سے یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ متولی کی طرف سے ٹرسٹ کے دونوں معاہدوں کے تحت رکھی گئی رقم کی بقایا زرعی ثقافتی آمدنی کے طور پر ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ ہے۔ عدالت کے خیال میں، اگرچہ ٹرسٹ کے دو اعمال میں استعمال ہونے والی زبان مختلف تھی، لیکن آباد کار کا ارادہ ایک ہی تھا: متولی کو اپنے عہدے کے فرائض انجام دینے کی ضرورت تھی اور جب تک وہ ایسا کرتا ہے، وہ اس خدمت پر غور کرتے ہوئے منافع کے بقیہ حصے کو بروئے کار لانے کا حقدار تھا۔ لیکن ہر معاملے میں، متولی ایک مستفید تھا جس کا واجب اس کے فائدے سے لطف اندوز ہونے سے منسلک تھا، اور اس وجہ سے اس کی دو صلاحیتیں تھیں، ایک متولی کے طور پر اور دوسری مستفید کے طور پر۔ ان حقائق پر عدالت نے فیصلہ دیا کہ زمیندار سے آمدنی کا توازن جائیداد کی آمدنی پر ٹرسٹ ڈیڈ کی شرائط کے تحت عائد

کردہ ذمہ داری کی بنا پر مستفید کو "متوالی کے ذریعے" جاتا ہے۔ متولی وہ چینل تھا جس کے ذریعے مستفید رقم وصول کرتا تھا اور مستفید تمام ارادوں اور مقاصد کے لیے آمدنی کا براہ راست وصول کنندہ ہوتا تھا، اور منبع میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی آمدنی کے کردار میں کوئی تبدیلی ہوتی تھی۔ فائدہ اٹھانے والے کے ہاتھ میں جانے کے بعد یہ زرعی آمدنی بنی رہی۔ موجودہ معاملے میں، اپیل کنندہ کا ٹرسٹ کی جائیداد میں کوئی فائدہ مند مفاد نہیں ہے۔ اپیل کنندہ جہاں تک اس کے معاوضے کا تعلق ہے، ٹرسٹ کی آمدنی کا براہ راست وصول کنندہ نہیں ہے جس کا ماخذ اور آمدنی کی نوعیت ہے

ہے۔

(1) ایل۔ ایل۔ آر۔ [1942] آل۔ 425۔

2 ایس سی آر سپریم کورٹ کی رپورٹیں

81

ٹی اے

دونوں میں تب تبدیلی آئی جب زرعی آمدنی کو 1960 میں ٹرسٹ کے دستاویز میں عہد نامے کے تحت معاوضے کے طور پر مختص کیا گیا۔ سر کا مشور اس نظریے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور سنگھ کے اخراجات کے ساتھ اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔



